بسم اللہ الرحمن الرحیم

حالتِ احرام میں گوگل سن گلاسز لگانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حالتِ احرام میں گوگل سن گلاسز لگانا کیسا ہے؟ کیا یہ جرم میں شمار ہوگا؟

جواب

گوگل سن گلاسز (Google Sunglasses) ایک ایسا چشمہ ہے، جو آنکھوں کو دھوپ، گرد وغبار، اور تیز روشنی سے بچانے کے لیے پہنا جاتا ہے، یہ دو شیشوں (Lenses) اور ایک فریم پر مشتمل ہوتا ہے، جو صرف آنکھوں اور ابرو کے قریب حصے کو ڈھانپتا ہے۔ پھر موجودہ دور میں گوگل سن گلاسز کی ایک جدید صورت AI-Powered Smart Glasses ہے، جسے اصطلاح میں Intelligent Eyewear کہا جاتا ہے اور یہ Android XR پلیٹ فارم پر کام کرتی ہے۔ یہ عام دھوپ کے چشمے سے مختلف ہے، کہ اس کے فریم میں ہی پورا موبائل سسٹم نصب ہوتا ہے، جس میں کیمرہ، آڈیو، ڈسپلے، انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی اور اسمارٹ فیچرز شامل ہوتے ہیں۔ یہ پرانے Google Glass کی طرح نہیں، بلکہ معروف آئی ویئر برانڈز کے اشتراک سے عام فیشن کے چشمے کی شکل میں بنائی گئی ہے۔ تاہم یہ بھی صرف آنکھوں پر پہنی جاتی ہے اور چہرے کو عرفاً نہیں ڈھانکتی۔

اب حکم شرعی یہ ہے کہ حالت احرام میں گوگل سن گلاسز (Google Sunglasses) لگانا بنیادی اعتبار سے جائز ہے، کیونکہ یہ صرف آنکھوں پر پہنا جانے والا ایک فریم ہے، جس سے چہرے کو ڈھانپنا مقصود نہیں ہوتا، جیسے عام نظر کا چشمہ ہوتا ہے۔ الغرض اس میں تغطیہ ولبس مخیط کا معنی شرعی متحقق نہیں ہوتا، اس لئے یہ جنایت نہیں۔

تاہم! یہاں ایک اہم بات پیشِ نظر رہے کہ اگرچہ یہ جدید سن گلاسز حالتِ احرام میں چہرہ نہ ڈھانکنے کی وجہ سے بذاتِ خود ممنوع نہیں ہے، لیکن اس میں چونکہ پورا موبائل سسٹم، کیمرہ، انٹرنیٹ، نوٹیفکیشن، میوزک اور ویڈیو سسٹم موجود ہوتا ہے، اس لیے اس کے استعمال میں کئی اعتبار سے غفلت اور گناہ کا قوی اندیشہ ہے جیسے عبادت سے غفلت، تصویر کشی میں مشغولیت، اس میں موجود اسکرین پر گانے، فلمیں اور دیگر ناجائز چیزوں کے دیکھنے، سننے کا بھی اندیشہ ہے، اس لیے اولاً تو سادہ دھوپ کا چشمہ استعمال کیا جائے، اور ثانیاً اگر کوئی حاجی آنکھوں کی حفاظت کے لیے یہی سن گلاسز پہنتا ہے، تو وہ تمام غیر ضروری فیچرز کو بند رکھے، اور اسے صرف چشمے کے طور پر استعمال کرے، تاکہ عبادت میں کوئی خلل اور کسی گناہ کا ارتکاب لازم نہ آئے۔

حالت احرام میں چہرہ چھپانا مرد وعورت دونوں کو منع ہے، جیسا کہ لباب المناسک اور اس کی شرح میں احرام کے ممنوعات والی فصل

میں ہے "(وتغطية الرأس) أي كله أو بعضه لكنه في حق الرجل (والوجه) أي للرجل والمرأة" ترجمہ: حالت احرام میں مرد کو سر کا کل یا بعض حصہ، اور مرد و عورت دونوں کو چہرہ چھپانا ممنوع ہے۔ (لباب المناسک مع شرحہ، فصل فی محظورات الاحرام، صفحہ 167، مطبوعہ: پشاور)

لیکن چہرہ یا سر چھپانا یعنی تغطیہ وہی ممنوع ہے جو معتاد ہو، چنانچہ بدائع الصنائع اور البحر العمیق میں ہے، واللفظ للبدائع: "ولو حمل على رأسه شيئا فإن كان مما يقصد به التغطية من لباس الناس لا يجوز له ذلك؛ لأنه كاللبس، وإن كان مما لا يقصد به التغطية كإجانة، أو عدل بر وضعه على رأسه فلا بأس بذلك؛ لأنه لا يعد ذلك لبسا، ولا تغطية" ترجمہ: اگر محرم نے سر پر کوئی چیز اٹھائی تو اگر یہ چیز لباس ناس میں سے ایسی ہے جس سے تغطیہ (چھپانا) مقصود ہوتا ہے تو اس کا اٹھانا، جائز نہیں ہوگا کیونکہ یہ لبس (پہننے) کی طرح ہوگا اور اگر وہ ایسی چیز ہے جس سے تغطیہ مقصود نہیں ہوتا جیسے برتن (جس میں کپڑے دھوئے جاتے ہیں) یا گندم کی بوری کہ ان کو اگر محرم اپنے سر پر رکھے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ لبس اور تغطیہ شمار نہیں ہوگا۔ (بدائع الصنائع، کتاب الحج، فصل فی محظورات الاحرام، جلد 2، صفحہ 406، 407، مطبوعہ: کوئٹہ)

المسالک لعلامۃ کرمانی میں ہے "فان غطی راسه بشیء مما لا یلبسه الناس عادة کاجانة او عدل او طاسة او مکتل وما اشبه ذلک فلا شیء علیه لانه لا یقصد به تغطیة الراس وانما یقصد به الحمل وغیره" ترجمہ: اگر محرم نے کسی ایسی چیز سے سر کو چھپایا جس کو لوگ عادۃ نہیں پہنتے جیسے کپڑے دھونے والا برتن، بوری، پیتل یا تانبے کا پانی پینے والا برتن، چیز ماپنے کا پیمانہ، یا اس طرح کی دوسری چیزیں تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا؛ کیونکہ ان چیزوں سے سر چھپانا مقصود نہیں ہوتا بلکہ ان سے مقصود اٹھانا یا کچھ اور ہوتا ہے۔

(المسالک فی المناسک، جلد 1، صفحہ 712، شرکۃ دار البشائر الاسلامیۃ)

جن چیزوں سے تغطیہ مقصود نہیں ہوتا، اس کی مزید کچھ مثالیں لباب اور اس کی شرح میں یوں دی گئی ہیں "(او حجرا و مدرا و صفرا و حدیدا و زجاج او خشب ونحوها) ای من فضة وذهب" ترجمہ: یا پتھر یا مٹی کے ڈھیلے یا پیتل یا لوہا یا شیشہ یا لکڑی یا اس طرح کی اور چیزیں جیسے چاندی اور سونا۔ (المسلک المتقسط، باب الجنایات، صفحہ 436، مطبوعہ: پشاور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5523

تاریخ اجراء: 08 جمادی الاولیٰ 1448ھ/20 اکتوبر 2026ء